حرمتِ شراب

یوں تو تمام مسلمان عوام ہوں یا خواص عمومی طور پر جانتے ہیں کہ شراب حرام ہے۔اور اسکے بے حد وحساب نقصانات ہیں ۔ خصوصا جن ممالک کے حکمران اور صاحبان اقتدار مسلمان ہیں ۔ان میں سے کئی ایک علاقوں میں شراب پر قانونی پابندی بھی عائد ہے مگر اس عام کراہت کے باوجود ان میں شراب کا وجود کسی نہ کسی طریق سے ناگزیر سمجھا جاتا ہے۔خصوصا پاکستان جس میں ستاون سال سے شرعی قوانین کے نفاذ وعدم نفاذ کی کشمکش جاری ہے۔اور جسے لاکھوں جانوں اور عصمتوں کی قربانی دے کر محض اس لئے حاصل کیا گیا تھا کہ اس میں شریعت اسلامیہ کے مطابق زندگی کا نظام چلے گا۔اس میں تقریر وتحریر کی حد تک تو شراب پر پابندی کا قانون نافذ ہے مگر اونچے پیمانے کی دعوتوں میں رقص وسرور اور شراب وشباب کا دور بدستور چلتا ہے۔اور بعض چوٹی کے حکمران بھری مجلس میں رقص وعریانی اور شراب خانہ خراب سے اپنے دلی لگاؤ کے اظہار کو عصر جدید کا فیشن سمجھتے ہیں۔کوئی کہتا ہے میں دوا کے طور پر اسے استعمال کرتا ہوں۔کوئی کہتا ہے ''میں پیتا تو ہوں مگر تھوڑی پیتا ہوں۔کوئی کہتا ہے کہ قرآن وسنت کے قوانین اس دور میں عدل و انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتے۔بلکہ ظالمانہ اور وحشیانہ ہیں۔ان حالات کی بناء پر شراب سے متعلق شریعت اسلامیہ کی رہنمائی اختصار کے ساتھ پیش کی جارہی ہے۔

شراب کے متعلق ارشاد باری تعالی ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه لعلکم تفلحون. انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر الله وعن الصلوٰة فھل انتم منتھون. (مائدة: 90. 91)

اے ایمان والو! بلاشبہ شراب، جوا، بت (پتھر) اور تیر فال کے یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔سو اس سے اجتناب کرو تا کہ تم فلاح پاؤ'' بلاشبہ شیطان تو چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور اللہ کی یاد اور نماز سے تمہیں غافل کردے۔سو کیا تم اس سے باز آنے والے ہو؟

حرمت شراب کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہیں اختصار کے طور پر چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

ان النبی ﷺ قال الخمر ام الخبائث (طبرانی)

نبی ﷺ نے فرمایا ''شراب تمام گندے اور ناپاک کاموں کی ماں (جڑ) ہے۔

ان النبی ﷺ لعن فی الخمر عشرة عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیه وساقیها وبائعها واکل ثمنها والمشتریٰ لها والمشتریٰ لها (ابن ماجه)

نبی ﷺ نے شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔اس کے تیار کرنے اور تیار کرانے والے پر اس کے پینے، اٹھانے والے اور جس کے لئے اٹھا کر لے جائی گئی ہو۔اس کے پلانے والے، بیچنے والے ۔اس کی قیمت کھانے والے اسے خریدنے والے اور جس کیلئے خریدی گئی ہو سب پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

چونکہ حلال اور پاکیزہ مال کی تجارت اور خرید وفروخت ہی اسلامی معاشرے میں مقصود و مطلوب ہے اور پاکیزہ رزق ہی سے نیک اعمال کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔لہذا رسول اللہ ﷺ کا اس بارے میں ارشاد گرامی ہے۔جسے مسلم نے روایت کیا ہے:

ان الله طیب لا یقبل الا طیبا وان الله تعالیٰ امر المومنین بما امر به المرسلین فقال تعالیٰ (یا ایها الرسل کلوا

من الطيبات واعملو صالحا)

بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی کو قبول فرماتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے پیغمبروں کو دیا تھا۔اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔اس سے معلوم ہوا کہ پاکیزہ رزق ہی نیک اعمال کا موجب ہے۔خبیث اور ناپاک چیزوں کی غذا سے نیک اعمال کی توفیق حاصل نہیں ہو سکتی اور شراب تو ام الخبائث یعنی تمام گندی اور ناپاک چیزوں کی ماں ہے۔

شراب نوشی پر وعید:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ یمن کے ایک آدمی کے سوال پر کہ ہمارے علاقہ میں لوگ "مزر" شراب پیتے ہیں جو مکئی سے تیار کی جاتی ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ نشہ آور ہے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کیلئے عہد ہے جو نشہ آور چیز پئے کہ اسے طینة الخبال پلائے گا لوگوں نے پوچھا۔ طینة الخبال کیا ہے تو آپ نے فرمایا دوزخیوں کا پسینہ یا فرمایا ان کے زخموں کی پیپ۔

شامی عیسائیوں کے رئیس کنیہ کا کتاب مقدس کی نصوص سے فتویٰ ہے۔

ان المسکرات اجمالا محرمته فی کل کتاب سوآء کانت من العنب ام من سائر المواد کالشعیر والتمر والعسل والتفاح وغیرھا.

نشہ آور چیزیں تمام آسمانی کتابوں میں حرام ہیں خواہ وہ انگور سے تیار کی گئی ہوں یا جو، کھجور، اور سیب وغیرہ سے۔ دوسرے مادوں سے حرمت کے حکم میں سب برابر ہیں۔قرآن کریم ہی کی طرح تورات وانجیل میں بھی شراب کی حرمت وارد ہے۔مگر افسوس ہے کہ حکومت پاکستان غیر مسلموں کے نام سے پرمٹ جاری کرتی ہے اور ان کی وساطت سے نام نہاد اہل ثروت مسلمان اس خانہ خراب سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور ذمہ داران حکومت اس کی درآمد اور فروخت سے رسول خدا ﷺ کی لعنت کا مستوجب ہوتے ہیں۔

حقیقی ایمان کے جذبے سے حرمت شراب کا حکم سنتے ہی منہ سے لگے ہوئے جام اور شراب کے برتن اس طرح لنڈھا دیئے گئے کہ مدینے کی نالیاں بہہ گئیں اور پست جگہوں میں شراب کھڑی ہوگئی۔

حرمت شراب میں اسلام کی سختی:

ان دیلم الحمیری رضی اللہ عنہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا بارض باردة نعالج فیھا عمال شدیدا وانا نتخذ شرابا من ھزا القمح نتقوی بہ علی اعمالنا وعلیٰ برد بلادنا قال رسول اللہ ﷺ ھل یسکر قال نعم قال فاجتنبوہ قال ان الناس غیر تارکیہ قال فان لم یترکوہ فقاتلوھم (ابو داؤد)

حضرت دیلم حمیری نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم ایک سرد علاقے میں رہتے ہیں اور ہم وہاں سخت محنت سے دوچار ہوتے ہیں ہم اس گندم سے شراب تیار کرتے ہیں اور اس کے ذریعے ہم اپنے کاموں کیلئے اور سردی کے خلاف قوت حاصل کرتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا وہ نشہ دیتی ہے۔دیلم نے عرض کیا۔جی ہاں تو آپ نے فرمایا: پھر اس سے اجتناب کرو۔راوی نے کہا لوگ اسے ترک نہیں کریں گے۔اس پر آپ نے فرمایا اگر وہ ترک نہ کریں تو ان سے جنگ کرو۔

شراب کو حرام قرار دینے میں اسلام نے اس لئے شدت اختیار کی ہے کہ اسلام جسمانی نفسانی عقلی اور اخلاقی طور پر ایک طاقتور شخصیت پیدا کرنا چاہتا ہے۔اس لئے کہ پوری نوع انسانی پر شہادت حق کا فریضہ ادا کرنا اس کے ذمہ ہے اور یہ ایسا کام ہے جسے مدہوش ہو کر لڑکھڑانے والے عقل وخرد سے محروم، ذھول و جمود اور ضعف اعصاب وقویٰ کے شکار، برے بھلے اپنے پرائے اور ماں بہن کی تمیز سے بے خبر لوگ انجام نہیں دے سکتے۔اور شراب خانہ خراب اخلاقی رذائل اور خباثتوں کے ساتھ انسانی شخصیت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتی ہے۔ زوال عقل کے بعد انسان ایک شریر حیوان کی کیفیت اختیار کر لیتا ہے۔پھر اس سے شر و فساد، قتل وغارت، فحاشی عریانی اپنے وطن سے غداری اور ملت فروشی ایسے گھناؤنے جرائم سرزد ہوتے ہیں جن کے بد انجام سے بھی وہ بے خبر ہوتا ہے۔

حرام اشیاء کی تجارت

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ:

ان اللہ اذا حرم شیأ حرم ثمنه

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو حرام قرار دیتا ہے تو اس کی قیمت کو بھی حرام ٹھہراتا ہے۔

ان اللہ حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام (بخاری)

نبی ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار سور اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔

مگر صد حیف کہ پاکستان میں مختلف حیلوں سے ہزاروں من شراب درآمد ہوتی ہے۔ نیز ڈیکوریشن کیلئے جانداروں کی تماثیل اور بتوں کی

خرید وفروخت بھی کسی مشرک معاشرے سے کم نہیں ہے۔ صاحبان اقتدار کو اللہ کے عذاب اور گرفت سے نہ صرف اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔ بلکہ پورے معاشرے کو اسی باعث لعنت اور اللہ کے عذاب سے بچانے کی ذمہ داری بھی انہی پر عائد ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی لعنت کے مستحق دس اشخاص میں شراب کی خرید وفروخت کرنے والا بھی شامل ہے۔

علاج معالجہ میں شراب کا استعمال

عن طارق ابن سوید الجعفی انه سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الخمر فنهاه عنها فقال انما اصنعها للدواء فقال انه لیس بدوآء ولکنه دآء (مسلم)

طارق بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ وہ ایک بیماری ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

ان الله انزل الداء والدواء فجعل لکل دآء دواء فتداووا ولا تتداووا بالحرام (ابو داؤد)

بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری نازل کی تو دوا بھی اتاری ہے۔ اور ہر بیماری کیلئے دوا مقرر کی ہے۔ لہٰذا دوا کا استعمال کیا کرو اور حرام چیز کے ساتھ علاج معالجہ نہ کرو۔

ان النبی ﷺ سئل عن الخمر تتخذ خلا فقال "لا"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا کیا اس کا سرکہ بنا لیا جائے؟ تو آپ نے فرمایا نہیں۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت کل مسکر حرام وما اسکر الفرق فملاء الکف منه حرام حسنه الترمذی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس چیز کا ایک فرق (تقریبا آٹھ کلو کا پیمانہ) نشہ لائے اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔

عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما اسکر کثیره فقلیله حرام (ابو داؤد)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چیز نشہ لائے اس کی زیادہ اور تھوڑی مقدار حرام ہے۔

ان ابا طلحة سال النبی صلی الله علیه وسلم عن ایتام ورثوا خمرا افقال اهرقها قال افلا اجعلها خلا قال لا (ابو دائود)

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یتیموں کے بارے میں دریافت کیا جو شراب کے وارث تھے تو آپ نے فرمایا اسے بہادے" ابو طلحہ نے عرض کیا کیا میں اس کا سرکہ نہ بنالوں؟ تو آپ نے فرمایا نہیں۔

امام خطابی فرماتے ہیں اس میں واضح بیان ہے کہ شراب کو سرکے میں تبدیل کر لینا بھی جائز نہیں ہے۔ اگر اس کیلئے کوئی بھی راہ یا گنجائش ہوتی تو یتیموں کا مال سب مالوں سے زیادہ اس تبدیلی کا حقدار تھا۔ اس لئے کہ یتیم کے مال کی حفاظت اور اس کی ترقی کو واجب قرار دیا گیا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے مال ضائع کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اور اس (شراب) کا بہا دینا مال ضائع کرنے کے مترادف تھا۔ جو چیز نشہ لائے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شراب کو کسی طریقے سے تبدیل کر دینا نہ تو اسے پاک کر سکتا ہے اور نہ کسی طرح اسے جائز مال کی حیثیت دے سکتا ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ اپنی کتاب السیاسۃ الشرعیۃ میں ابن سنی کی روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **ما اسکر نقلیله حرام** اور کہا ہے اسے تمام حفاظ حدیث نے صحیح قرار دیا ہے۔ پھر حشیش پر تبصرہ کرتے ہوئے جو ایک نشہ آور چیز ہے فرمایا:

من استحل ذالک یعنی الحشیش وزعم انه حلال فانه یستتاب فان تاب والا قتل مرتدا لا یصلی علیه ولا یدفن فی مقابر المسلمین وان القلیل منها حرام ایضا بالنصوص الدالة علی تحریم الخمر وتحریم کل مسکر.

جس شخص نے اسے یعنی حشیش کو جائز سمجھا اور خیال کیا کہ وہ حلال ہے تو اس سے توبہ کرائی جائے پھر اگر وہ توبہ کر لے (تو ٹھیک) ورنہ اسے قتل کر دیا جائے مرتد کی حیثیت سے نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

فتاویٰ ابن تیمیہ میں شراب سے متعلق بحث کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ سرکہ اگرچہ حلال ہے مگر یہ معلوم ہو جائے کہ شراب سے سرکہ تیار کیا گیا ہے۔ تو اس کا استعمال بھی حلال نہیں ہے گویا شراب کو کسی دوسری حالت میں تبدیل کر کے بھی استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

مذکورۃ الصدر روایات واحادیث سے درج